امام مہدی

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ امام مہدی کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا، وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے، قربِ قیامت ان کا ظہور ہوگا اور وہ پوری دنیا میں عدل وانصاف کے پھریرے لہرائیں گے۔

ائمہ محدثین کا اتفاق ہے کہ امام مہدی کے ظہور کے بارے میں مروی احادیث متواتر اور صحیح ہیں۔ اہل علم کی تحقیق ملاحظہ ہو:

① حافظ عقیلی رحمہ اللہ (م:۳۲۲ھ) فرماتے ہیں:

فِي الْمَهْدِيِّ أَحَادِيْثُ جِيَادٌ .

''امام مہدی کے بارے میں عمدہ احادیث ہیں۔''

(الضّعفاء الكبير : ٢٥٤/٣)

نیز فرماتے ہیں:

فِي الْمَهْدِيِّ أَحَادِيثُ صَالِحَةُ الْأَسَانِيدِ .

''امام مہدی کے بارے احادیث کی سندیں ثابت ہیں۔''

(الضّعفاء الكبير : ٧٥/٢)

② علامہ ابوالحسین محمد بن حسین الآبری رحمہ اللہ (۳۶۳ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ تَوَاتَرَتِ الْأَخْبَارُ وَاسْتَفَاضَتْ بِكَثْرَةٍ رُّوَاهَا عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَهْدِيِّ.

''ظہور امام مہدی کے بارے میں سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ سے متواتر ومشہور روایات مروی ہیں۔''

(تهذيب التهذيب لابن حجر : 144/9)

③ حافظ بیہقی رحمہ اللہ (۴۵۸ھ) فرماتے ہیں:

وَالْأَحَادِيْثُ فِي التَّنْصِيْصِ عَلٰى خُرُوْجِ الْمَهْدِيِّ أَصَحُّ إِسْنَادًا وَفِيْهَا بَيَانُ كَوْنِهٖ مِنْ عِتْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''ظہور مہدی کے بارے میں احادیث کی سندیں صحیح ہیں۔ ان میں وضاحت ہے کہ امام مہدی خانوادہ نبوت سے ہوں گے۔''

(تاريخ ابن عساكر : ٥١٧/٤٧، تهذيب التّهذيب لابن حجر : ١٢٦/٩)

④ علامہ ابن العربی رحمہ اللہ (۵۴۳ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الْعُلَمَاءُ أَنَّ خُرُوجَ الْمَهْدِيِّ حَقٌّ لَّا شَكَّ فِيهِ وَلَا رَيْبَ، وَأَنَّ خُرُوجَهٗ يَكُونُ قَبْلَ خُرُوجِ الدَّجَّالِ، وَقَبْلَ نُزُولِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ.

''اہل علم کا اجماع ہے کہ امام مہدی کا ظہور برحق ہے، جس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں، نیز اجماع ہے کہ مہدی کا ظہور دجال کے خروج اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے نزول سے پہلے ہوگا۔''

(المسالك في شرح مؤطأ الإمام مالك :321/7)

⑤ مفسر قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ الْأَخْبَارَ الصِّحَاحَ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَلٰى أَنَّ الْمَهْدِيَّ مِنْ عِتْرَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَا يَجُوزُ حَمْلُهُ عَلٰى عِيسٰى .

''صحیح متواتر احادیث میں ہے کہ امام مہدی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے ہوں گے، لہٰذا مہدی کو عیسیٰ بن مریم علیہ السلام قرار دینا درست نہیں۔''

(تفسير القرطبي : 122/8)

⑥ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۶۶۱۔۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْأَحَادِيثَ الَّتِي يُحْتَجُّ بِهَا عَلٰى خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ أَحَادِيثُ صَحِيحَةٌ .

''ظہور مہدی والی احادیث صحیح ہیں۔''(منهاج السنّة : ٤/٩٥)

نیز فرماتے ہیں:

أَحَادِيثُ الْمَهْدِيِّ مَعْرُوفَةٌ .

''امام مہدی کے بارے احادیث مشہور ومعروف ہیں۔''

(منهاج السنّة : ٤/٩٥)

⑦ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۶۹۱۔۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ أَرْبَعَةُ أَقْسَامٍ صِحَاحٌ وَحِسَانٌ وَغَرَائِبُ وَمَوْضُوعَةٌ.

''یہ احادیث چار قسم کی ہیں؛ جن میں صحیح، حسن، غریب اور موضوع سب شامل ہیں۔''(المنار المنيف، ص : ۱۴۸)

⑧ علامہ محمد برزنجی رحمہ اللہ (۱۱۰۳ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ أَحَادِيثَ وُجُودِ الْمَهْدِيِّ وَخُرُوجِهِ آخِرَ الزَّمَانِ، وَأَنَّهُ مِنْ عِتْرَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بَلَغَتْ حَدَّ التَّوَاتُرِ الْمَعْنَوِيِّ، فَلَا مَعْنٰى لِإِنْكَارِهَا.

''آپ جان چکے ہیں کہ امام مہدی کے وجود، ان کے قیامت کے قریب خروج اور خاندان نبوت، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل سے ہونے کے متعلق احادیث معنوی طور پر متواتر ہیں، جس کا انکار ممکن نہیں۔''

(الإشاعة في أشراط الساعة، ص 236)

⑨ علامہ صنعانی رحمہ اللہ (۱۱۸۲ھ) لکھتے ہیں:

قَدْ ثَبَتَ ثُبُوتًا لَّا مِرْيَةَ فِيهِ خُرُوجُ الْمَهْدِيِّ وَتَوَاتَرَ ذٰلِكَ.

''بلاشبہ ظہور امام مہدی کا ثبوت یقینی ہے اور تواتر سے ثابت ہے۔''

(التنوير شرح الجامع الصّغير : 72/2، 446/6، 31/9، 494/10)

⑩ علامہ سفارینی رحمہ اللہ (۱۱۱۴۔۱۱۸۸ھ) لکھتے ہیں:

مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ الَّتِي وَرَدَتْ بِهَا الْأَخْبَارُ وَتَوَاتَرَتْ فِي مَضْمُونِهَا الْآثَارُ .

''امام مہدی کاظہور قیامت کی نشانی ہے،اس بارے میں احادیث متواتر ہیں۔''(لوامع الأنوار البهيّة : ٧٠/٢)

⑪ علامہ شوکانی رحمہ اللہ (١٢٥٠ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْأَحَادِيثَ الْوَارِدَةَ فِي الْمَهْدِيِّ الْمُنْتَظَرِ مُتَوَاتِرَةٌ .

''مہدی منتظر کے بارے میں وارد احادیث متواتر ہیں۔''

(عَون المَعبود شرح سنن أبي داود للعَظيم آبادي :308/11)

نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ (١٣٠٧ھ) لکھتے ہیں:

أَلْأَحَادِيثُ الْوَارِدَةُ فِي الْمَهْدِيِّ عَلَى اخْتِلَافِ رِوَايَتِهَا كَثِيرَةٌ جِدًّا، تَبْلُغُ حَدَّ التَّوَاتُرِ الْمَعْنَوِيِّ .

''امام مہدی کے متعلق وارد احادیث میں اختلاف ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے، جو معنوی طور پر حد تواتر کو پہنچتی ہیں۔''

(الإذاعة لما كان وما يكون بين يدي الساعة، ص 112)

⑫ علامہ کتانی رحمہ اللہ (١٣٤٥ھ) فرماتے ہیں:

اَلْحَاصِلُ أَنَّ الْأَحَادِيْثَ الْوَارِدَةَ فِي الْمَهْدِيِّ الْمُنْتَظَرِ مُتَوَاتِرَةٌ .

''خلاصہ کلام یہ ہے کہ مہدی منتظر کے بارے وارد احادیث متواتر ہیں۔''

(نظم المتناثر من الحديث المتواتر، ص : ٤٧)

⑬ علامہ محمد امین شنقیطی رحمہ اللہ (۱۳۲۵ـ۱۳۹۳ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ تَوَاتَرَتِ الْأَخْبَارُ وَاسْتَفَاضَتْ بِكَثْرَةِ رِوَايَتِهَا عَنِ الْمُخْتَارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَجِيْءِ الْمَهْدِيِّ، وَأَنَّهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ .

''متواتر احادیث ہیں کہ مہدی کا ظہور ہوگا اور وہ اہل بیت سے ہوں گے۔''

(الجواب المقنع المحرّر، ص ٣٠)

یہ تو علمائے کرام اور ائمہ دین کے نزدیک امام مہدی کے متعلق وارد احادیث کا حال تھا۔اب ان میں سے چند احادیث و آثار ملاحظہ فرمائیں:

❀ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْلَا يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَّطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ رَجُلًا مِّنِّي، أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي، وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي .

''اگر دنیا کے ختم ہونے میں ایک دن بھی باقی ہوا (اور امام مہدی نہ آئے) تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو لمبا کر دے گا، حتی کہ میری نسل سے یا میرے اہل بیت سے ایک آدمی کو مبعوث فرمائے گا، جس کا نام میرے نام پر اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا۔''

(مسند الإمام أحمد : ٣٧٧/١، ٤٣٠، سنن أبي داوٗد : ٤٢٨٢، سنن التّرمذي :

۲۲۳۰، وقال : حسنٌ صحيحٌ، وسندهٗ حسنٌ)

❀ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ : فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ : تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُولُ : لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ .

''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کے لیے لڑتا رہے گا اور قیامت تک حق پر قائم رہے گا۔ نیز عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اس طائفہ (گروہ) کے امیر (امام مہدی) کہیں گے: آیئے! ہمیں نماز پڑھایئے، آپ فرمائیں گے: نہیں، آپ لوگ ایک دوسرے کے امیر وامام ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت پر اعزاز واکرام ہے۔''

(صحیح مسلم : 156)

❀ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمُ الْمَهْدِيُّ : تَعَالَ صَلِّ بِنَا فَيَقُولُ : لَا إِنَّ بَعْضَهُمْ أَمِيرُ بَعْضٍ تَكْرِمَةُ اللّٰهِ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ .

''عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے، تو مسلمانوں کے امیر امام مہدی

کہیں گے : آیئے، ہمیں نماز پڑھایئے، تو عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے : نہیں، امت محمدیہ کے لوگ ہی اس کے امیر ہیں، یہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اعزاز بخشا ہے۔‘‘

(المنار المنيف لابن القيم، ص 147، وسندهٗ حسنٌ)

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ جَيِّدٌ .

’’یہ سند جید (حسن) ہے۔‘‘

(المنار المنيف، ص 148)

❀ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سَتَكُونُ فِتْنَةٌ يُحَصَّلُ النَّاسُ مِنْهَا كَمَا يُحَصَّلُ الذَّهَبُ فِي الْمَعْدِنِ، فَلَا تَسُبُّوا أَهْلَ الشَّامِ، وَسُبُّوا ظَلَمَتَهُمْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْأَبْدَالَ، وَسَيُرْسِلُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ سَيْبًا مِنَ السَّمَاءِ فَيُغْرِقُهُمْ حَتّٰى لَوْ قَاتَلَتْهُمُ الثَّعَالِبُ غَلَبَتْهُمْ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ عِنْدَ ذٰلِكَ رَجُلًا مِنْ عِتْرَةِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا إِنْ قَلُّوا، وَخَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفًا إِنْ كَثُرُوا، أَمَارَتُهُمْ أَوْ عَلَامَتُهُمْ أَمِتْ أَمِتْ عَلٰى ثَلَاثِ رَايَاتٍ يُقَاتِلُهُمْ أَهْلُ سَبْعِ رَايَاتٍ لَيْسَ مِنْ صَاحِبِ رَايَةٍ إِلَّا وَهُوَ يَطْمَعُ بِالْمُلْكِ، فَيَقْتَتِلُونَ وَيُهْزَمُونَ، ثُمَّ يَظْهَرُ الْهَاشِمِيُّ

فَيَرُدُّ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ إِلْفَتَهُمْ وَنِعْمَتَهُمْ، فَيَكُونُونَ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يَخْرُجَ الدَّجَّالُ.

''عنقریب فتنہ نمودار ہوگا۔لوگ اس سے ایسے کندن بن کر نکلیں گے، جیسے سونا بھٹی میں کندن بنتا ہے۔تمام اہل شام کو برا بھلا مت کہیں، ہاں ان میں سے ظالموں کو برا بھلا کہہ سکتے ہیں، کیونکہ اہل شام میں ابدال بھی ہوں گے۔اللہ تعالیٰ ان پر آسمان سے بارش نازل کرے گا اور ان کو غرق کر دے گا۔اگر لومڑیوں جیسے بزدل لوگ بھی ان سے لڑیں، تو وہ بھی غالب آ جائیں گے۔پھر اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کے خاندان میں سے ایک شخص کو کم از کم بارہ ہزار اور زیادہ سے زیادہ پندرہ ہزار لوگوں میں بھیجے گا۔ان کا جنگی شعار أَمِتْ أَمِتْ ہوگا۔ان کے پاس تین جھنڈے ہوں گے۔ان سے لڑنے والوں کے پاس سات جھنڈے ہوں گے۔ساتوں ہی بادشاہت کی طمع رکھتے ہوں گے۔وہ لڑیں گے اور شکست کھائیں گے، پھر ہاشمی (مہدی) غالب آ جائے گا اور اللہ تعالیٰ لوگوں کو مانوسیت اور آسودگی عطا فرما دے گی۔وہ دجال کے نکلنے تک یونہی رہیں گے۔''

(المستدرك على الصّحيحين للحاكم: ٥٩٦/٤، ح: ٨٦٥٨، وسندهٗ صحيحٌ)

امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

امام غائب:

اہل سنت والجماعت کے مقابلہ میں بعض نے ''امام غائب'' بنا رکھا ہے۔وہ ان

کا ''مہدیٔ منتظر'' ہے۔اس کا نام محمد بن حسن عسکری ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۰۱۔۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

الْمَهْدِيُّ الَّذِي يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ وَهُوَ أَحَدُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ وَالْأَئِمَّةِ الْمَهْدِيِّينَ وَلَيْسَ بِالْمُنْتَظَرِ الَّذِي تَزْعَمُ الرَّوَافِضُ وَتَرْتَجِي ظُهُوْرَهٗ مِنْ سِرْدَابٍ فِي سَامُرَّاءَ فَإِنَّ ذَاكَ مَا لَا حَقِيقَةَ لَهٗ وَلَا عَيْنَ وَلَا أَثَرَ.

''اس سے مراد وہ مہدی ہیں، جو آخر زمانے میں ہوں گے۔وہ ایک خلیفہ راشد اور ہدایت یافتہ امام ہوں گے۔ان سے مراد وہ مہدیٔ منتظر نہیں جس کے بارے میں رافضی دعویٰ کرتے ہیں اور سامراء کے ایک مورچے سے اس کے ظہور کے منتظر ہیں۔اس کی کوئی حقیقت نہیں، نہ اس کے بارے میں کوئی روایت واثر ہی موجود ہے۔''

(النّهاية في الفِتَن والمَلاحِم: ۴۹/۱)

نیز فرماتے ہیں:

يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ وَيَكُوْنُ ظُهُوْرُهٗ مِنْ بِلَادِ الْمَشْرِقِ لَا مِنْ سِرْدَابِ سَامُرَّاءَ كَمَا تَزْعَمُهٗ جَهَلَةُ الرَّافِضَةِ مِنْ أَنَّهٗ مَوْجُوْدٌ فِيْهِ الْآنَ وَهُمْ يَنْتَظِرُونَ خُرُوجَهٗ فِي آخِرِ الزَّمَانِ، فَإِنَّ هٰذَا نَوْعٌ مِنَ الْهُذْيَانِ وَقِسْطِ كَثِيْرٍ مِنَ الْخُذْلَانِ وَهَوَسٌ شَدِيدٌ مِنَ الشَّيْطَانِ إِذْ لَا دَلِيْلَ عَلَيْهِ وَلَا بُرْهَانَ لَا مِنْ

كِتَابٍ وَلَا مِنْ سُنَّةٍ وَلَا مِنْ مَعْقُوْلٍ صَحِيْحٍ وَلَا اسْتِحْسَانٍ .

''امام مہدی نکلیں گے۔ ان کا ظہور مشرق کے علاقے سے ہوگا، نہ کہ سامراء کے مورچے سے، جاہل رافضیوں کا خیال ہے کہ وہ امام مہدی اس غار میں موجود ہیں اور وہ آخری زمانے میں ان کے خروج کے منتظر ہیں۔ یہ ایک قسم کی بے وقوفی، بہت بڑی رسوائی اور شیطان کی طرف سے شدید ہوس ہے، کیونکہ اس پر کوئی دلیل و برہان نہیں، قرآن سے نہ سنت رسول سے، عقل سے اور نہ استحسان (قیاس) سے۔''

(النّهاية في الفِتَن والمَلاحِم: ١/٥٥)

مزید فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ فِيهِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّهٗ لَا بُدَّ مِنْ وُجُودِ اثْنَي عَشَرَ خَلِيفَةً عَادِلًا وَلَيْسُوا هُمْ بِأَئِمَّةِ الشِّيعَةِ الْاِثْنَي عَشْرَ فَإِنَّ كَثِيرًا مِنْ أُولٰئِكَ لَمْ يَكُنْ إِلَيْهِمْ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ، فَأَمَّا هٰؤُلَاءِ فَإِنَّهُمْ يَكُونُونَ مِنْ قُرَيْشٍ، يَلُون فَيَعْدِلُونَ، وَقَدْ وَقَعَتِ الْبِشَارَةُ بِهِمْ فِي الْكُتُبِ الْمُتَقَدِّمَةِ، ثُمَّ لَا يُشْتَرَطُ أَنْ يَكُونَ مُتَتَابِعِينَ، بَلْ يَكُونُ وُجُودُهُمْ فِي الْأُمَّةِ مُتَتَابِعًا وَمُتَفَرِّقًا، وَقَدْ وُجِد مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ عَلَى الْوَلَاءِ، وَهُمْ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ، ثُمَّ عَلِيٌّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .

ثُمَّ كَانَتْ بَعْدَهُمْ فَتْرَةٌ، ثُمَّ وُجِدَ مِنْهُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ قَدْ يُوجَدُ مِنْهُمْ مَن بَقِيَ فِي وَقْتٍ يَعْلَمُهُ اللّٰهُ، وَمِنْهُمُ الْمَهْدِيُّ الَّذِي يُطَابِقُ اسْمُهُ اسْمَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنْيَتُهُ كُنْيَتَهُ، يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا وَقِسْطًا، كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا .

''اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بارہ عادل خلیفہ ضرور ہوں گے۔ان سے مراد شیعوں کے بارہ امام نہیں، کیونکہ ان میں سے اکثر کے پاس کوئی حکومت تھی ہی نہیں، جبکہ جن بارہ خلفا کا حدیث میں ذکر ہے، وہ قریش سے ہوں گے، جو حاکم بن کر عدل کریں گے۔ان کے بارے میں پہلی کتابوں میں بھی بشارت موجود ہے۔ پھر ان کا پے در پے آنا ضروری نہیں، بل کہ امت میں ان کا وجود پے در پے بھی ہوگا اور وقفے وقفے سے بھی۔ان میں سے چار پے در پے آئے۔ وہ سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم ہیں۔ان کے بعد وقفہ ہوا اور پھر جتنے اللہ نے چاہے آئے، ان میں سے جتنے باقی ہیں، وہ اللہ کے علم میں وقت مقررہ پر ضرور آئیں گے۔انہی میں سے امام مہدی ہوں گے، جن کا نام رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر اور کنیت آپ کی کنیت پر ہوگی۔وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔''

(تفسير ابن كثير : ٥٦٨/٤، ٥٦٩، تحت سورة النور : ٥٥)

نیز فرماتے ہیں:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَكُونَ وَلَايَتُهُمْ لَا مَحَالَةَ، وَالظَّاهِرُ أَنَّ مِنْهُمُ الْمَهْدِيَّ الْمُبَشَّرَ بِهٖ فِي الْأَحَادِيثِ الْوَارِدَةِ بِذِكْرِهٖ: أَنَّهٗ يُواطِيءُ اسمُهُ اسْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِيهِ، فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا وَّقِسْطًا، كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَّظُلْمًا، وَلَيْسَ هٰذَا بِالْمُنْتَظَرِ الَّذِي يَتَوَهَّمُ الرَّافِضَةُ وُجُودَهٗ ثُمَّ ظُهُورَهٗ مِنْ سِرْدَابِ سَامَرَّاءَ، فَإِنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ لَهٗ حَقِيقَةٌ وَلَا وُجُودٌ بِالْكُلِّيَّةِ، بَلْ هُوَ مِنْ هَوَسِ الْعُقُولِ السَّخِيفَةِ، وَتَوَهُّمِ الْخَيَالَاتِ الضَّعِيفَةِ، وَلَيْسَ الْمُرَادُ بِهٰؤُلَاءِ الْخُلَفَاءِ الِاثْنَيْ عَشَرَ الْأَئِمَّةَ (الِاثْنَيْ عَشَرَ) الَّذِينَ يَعْتَقِدُ فِيهِمُ الِاثْنَا عَشْرِيَّةَ مِنَ الرَّوَافِضِ، لِجَهْلِهِمْ وَقِلَّةِ عَقْلِهِمْ، وَفِي التَّوْرَاةِ الْبِشَارَةُ بِإِسْمَاعِيلَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَأَنَّ اللّٰهَ يُقِيمُ مِنْ صُلْبِهِ اثْنَيْ عَشَرَ عَظِيمًا، وَهُمْ هٰؤُلَاءِ الْخُلَفَاءُ الِاثْنَا عَشَرَ الْمَذْكُورُونَ فِي حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، وَبَعْضِ الْجَهَلَةِ مِمَّنْ أَسْلَمَ مِنَ الْيَهُودِ إِذَا اقْتَرَنَ بِهِمْ بَعْضُ الشِّيعَةِ يُوهِمُونَهُمْ أَنَّهُمُ الْأَئِمَّةُ الِاثْنَا عَشَرَ، فَيَتَشَيَّعُ كَثِيرٌ مِنْهُمْ جَهْلًا وسَفَهًا،

لِقِلَّةِ عِلْمِهِمْ وَعِلْمِ مَنْ لَقَّنَهُمْ ذٰلِكَ بِالسُّنَنِ الثَّابِتَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''بلاشبہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک ان بارہ خلیفوں کی حکومت قائم نہ ہو جائے۔ظاہر ہے کہ انہی میں سے امام مہدی ہوں گے،جن کے بارے میں احادیث ہیں کہ ان کا نام نبی اکرم ﷺ کے اسم گرامی کے مطابق (محمد) اوران کے والد کا نام آپ ﷺ کے والد کے نام کے مطابق (عبداللہ) ہوگا۔وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔امام مہدی سے مراد وہ امام منتظر نہیں،جس کے بارے میں رافضیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ اب موجود ہے اور سامراء کے مورچے سے اس کا ظہور ہوگا۔اس بات کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں نہ اس کا قطعاً کوئی وجود ہے، بلکہ یہ گندی ذہنیت کی ہوس اور کمزور خیالات کا وہم ہے۔ان بارہ خلفا سے مراد وہ بارہ امام نہیں،جن کا اثنا عشری رافضی اپنی جہالت اور کم علمی کی بنا پر اعتقاد رکھتے ہیں۔تورات میں سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی بشارت کے ساتھ یہ بات بھی موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے بارہ عظیم لوگ پیدا کرے گا۔ یہ وہی بارہ خلفا ہیں،جن کا ذکر سیدنا ابن مسعود اور سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے۔یہودیت سے توبہ کر کے اسلام لانے والے بعض جاہل لوگوں سے جب کوئی شیعہ ملتا ہے، تو وہ ان کو دھوکا دیتا ہے کہ ان سے مراد بارہ امام ہیں۔ان میں سے اکثر

جہالت اور بے وقوفی کی بنا پر شیعہ ہو جاتے ہیں۔اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ خود بھی رسول اللہ ﷺ سے ثابت احادیث کے بارے میں کم علم ہوتے ہیں اوران کو ایسی تلقین کرنے والے بھی۔''

(تفسير ابن كثير : ٣/٥٠٤، تحت سورة المائدة : ١٢)

مزید لکھتے ہیں:

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْأَئِمَّةِ الِاثْنَي عَشَرَ الَّذِينَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَلَيْسُوا بِالِاثْنَيْ عَشَرَ الَّذِينَ يَدَّعُونَ إِمَامَتَهُمُ الرَّافِضَةُ، فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَزْعُمُونَ لَمْ يَلِ أُمُورَ النَّاسِ مِنْهُمْ إِلَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَابْنُهُ الْحَسَنُ، وَآخِرُهُمْ، فِي زَعْمِهِمْ، الْمَهْدِيُّ الْمُنْتَظَرُ، فِي زَعْمِهِمْ، بِسِرْدَابِ سَامَرَّاءَ وَلَيْسَ لَهُ وُجُودٌ، وَلَا عَيْنٌ، وَلَا أَثَرٌ، بَلْ هٰؤُلَاءِ مِنَ الْأَئِمَّةِ الِاثْنَيْ عَشَرَ الْمُخْبَرِ عَنْهُمْ فِي الْحَدِيثِ، الْأَئِمَّةُ الْأَرْبَعَةُ، أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَمِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِلَا خِلَافٍ بَيْنَ الْأَئِمَّةِ عَلٰى كِلَا الْقَوْلَيْنِ لِأَهْلِ السُّنَّةِ فِي تَفْسِيرِ الِاثْنَيْ عَشَرَ.

''جن بارہ اماموں کے بارے میں روایات منقول ہیں، وہ سارے قریشی ہوں گے، ان سے مراد وہ بارہ نہیں، جن کی امامت کا دعویٰ رافضی کرتے

ہیں، ان کے خیال کے مطابق صرف سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی امامت کی ہے، نیز ان کے گمان کے مطابق آخری امام مہدی منتظر ہوگا، جو سامراء کے پہاڑوں میں روپوش ہے، جس کا کوئی وجود اور نام ونشان نہیں ہے، بلکہ حدیث میں جن بارہ ائمہ کی خبر دی گئی ہے، ان سے مراد خلفائے اربعہ سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم نیز عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ہیں، ائمہ اہل سنت کا بارہ اماموں کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔''

(البداية والنّهاية : 278/6)

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَمَّا الرَّافِضَةُ الْإِمَامِيَّةُ : فَلَهُمْ قَوْلٌ رَابِعٌ : وَهُوَ أَنَّ الْمَهْدِيَّ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيُّ الْمُنْتَظَرُ مِنْ وَلَدِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ لَا مِنْ وَلَدِ الْحَسَنِ الْحَاضِرُ فِي الْأَمْصَارِ الْغَائِبُ عَنِ الْأَبْصَارِ الَّذِي يُورِثُ الْعَصَا وَيَخْتِمُ الْفَضَا دَخَلَ سِرْدَابَ سَامِرَّاءَ طِفْلًا صَغِيرًا مِنْ أَكْثَرِ مِنْ خَمْسِ مِئَةِ سَنَةٍ فَلَمْ تَرَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَيْنٌ وَلَمْ يَحِسَّ فِيهِ بِخَبَرٍ وَلَا أَثَرٍ وَهُمْ يَنْتَظِرُونَهُ كُلَّ يَوْمٍ يَقِفُونَ بِالْخَيْلِ عَلٰى بَابِ السِّرْدَابِ وَيَصِيحُونَ بِهِ أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْهِمْ أُخْرُجْ يَا مَوْلَانَا لَآحتج يَا مَوْلَانَا ثُمَّ يَرْجِعُونَ بِالْخَيْبَةِ وَالْحِرْمَانِ فَهٰذَا دَأْبُهُمْ وَدَأْبُهُ .

وَلَقَدْ أَحْسَنَ مَنْ قَالَ :

مَا آنَ لِلسِّرْدَابِ أَنْ يَّلِدَ الَّـذِي كَلَّمْتُمُوهُ بِجَهْلِكُمْ مَّا آنَـا
فَعَلٰى عُقُولِكُمُ الْعَفَاءُ، فَإِنَّكُمْ ثَلَّثْتُمُ الْعَنْقَـاءَ وَالْغِيْـلَانَا

وَلَقَدْ أَصْبَحَ هٰؤُلَاءِ عَارًا عَلٰى بَنِي آدَمَ وَضُحْكَةً يَسْخَرُ مِنْهَا كُلُّ عَاقِلٍ .

''امامی رافضیوں کی چوتھی بات یہ ہے کہ امام مہدی کا نام محمد بن حسن عسکری ہے، جس کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ وہ سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی نسل سے ہے، سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی نسل سے نہیں۔ وہ آبادیوں میں موجود ہے، لیکن آنکھوں سے اوجھل ہے۔ عصا کا وارث ہے، خلا کو پُر کرے گا، وہ چھوٹا سا تھا، جب سامراء کے مورچے میں داخل ہوا تھا۔ یہ پانچ سو سال (اور اب سے کوئی بارہ سو سال) پہلے کی بات ہے۔ اس کے بعد نہ کسی آنکھ نے اسے دیکھا، نہ اس کے بارے میں کوئی خبر ملی، نہ کوئی نشان ملا۔ امامی شیعہ ہر روز گھوڑے لے کر مورچے کے دروازے پر کھڑے ہو کر اس کا انتظار کرتے ہیں اور اسے آوازیں لگاتے ہیں کہ اے ہمارے مولیٰ تو نکل، اے ہمارے مولا تو نکل۔ پھر وہ ناکامی و نامرادی کے ساتھ واپس لوٹ جاتے ہیں۔ یہ ان کی اور ان کے امام منتظر کی روداد ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

مَا آنَ لِلسِّرْدَابِ أَنْ يَّلِدَ الَّـذِي كَلَّمْتُمُوهُ بِجَهْلِكُمْ مَّا آنَـا

فَعَلٰی عُقُولِکُمُ الْعَفَاءُ، فَإِنَّکُمْ ثَلَّثْتُمُ الْعَنْقَـاءَ وَالْغِیْـلَانَا

ابھی وقت نہیں آیا، ابھی وقت نہیں آیا کہ مورچے سے وہ شخص نمودار ہو، جس سے تم اپنی جہالت کی بنا پر باتیں کرتے ہو۔تمہاری عقلوں پر مٹی پڑ گئی ہے اورتم عنقاءاورغیلان (عربوں کے ہاں دو وہمی وخیالی چیزوں) کوتین کررہے ہو۔ یہ لوگ بنی آدم کے لیے باعث عار ہیں،کوئی صاحب عقل وبینش ان کی بیوقوفی پر ہنسے بغیر نہیں رہ سکتا۔''

(المنار المنیف : ۱۵۳)

دراصل عنقاءوہ پرندہ ہے،جس کا نام لیا جاتا ہے،لیکن وجودنہیں ملتا۔اسی طرح غیلان چڑیل کو کہتے ہیں،جس کا نام تو ہے،لیکن وجودکوئی نہیں،اسی طرح شیعوں کے مہدی اورامام غائب کا نام ہی ہے،وجودکوئی نہیں۔

❀ سیدناعلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا یَوْمٌ لَّبَعَثَ اللّٰهُ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ بَیْتِي، یَمْلَأُهَا عَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا.

''اگرزمانے کا ایک دن بھی باقی رہ گیا (اورامام مہدی نہ آئے) تو اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کوضرور بھیجے گا، جوظلم سے بھری زمین کوعدل سے بھردے گا۔''

(مسند الإمام أحمد : ۹۰/۱، سنن أبي داوٗد : ٤٢٨٣، وسندهٗ حسنٌ)

❀ سیدناابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ عَلَيْهِمْ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَيَضْرِبَهُمْ حَتّٰى يَرْجِعُوا إِلَى الْحَقِّ ....

''قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک امت محمدیہ پر میرے اہل بیت میں سے ایک شخص حاکم نہ بن جائے، جوان سے لڑتا رہے گا، تا آنکہ وہ حق کی طرف لوٹ آئیں۔''

(المطالب العالية لابن حجر : 4486، وسندهٗ حسنٌ)

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ، وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ .

''اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا، جب عیسیٰ علیہ السلام تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔''

(صحيح البخاري : 3449، صحيح مسلم : 155)

الأسماء والصفات للبيهقي (895) میں الفاظ ہیں کہ

كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ مِنَ السَّمَاءِ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ .

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو امام بخاری اور مسلم نے بھی روایت کیا ہے، لیکن بخاری و مسلم میں مِنَ السَّمَاءِ کے الفاظ موجود نہیں، بیہقی کی روایت میں یہ الفاظ زائد آ گئے ہیں اور اہل علم بخوبی واقف ہیں کہ ایک ہی روایت کے متن میں ایک جگہ اختصار اور دوسری جگہ تفصیل بیان کر دی جاتی ہے، یہ طریق محدثین میں

شائع ہے، اس کی سند بخاری و مسلم والی ہی ہے۔

❁ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَلْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ وُّلْدِ فَاطِمَةَ .

''مہدی میرے خاندان سے، فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوں گے۔''

(سنن أبي داوٗد : ٤٢٨٤، سنن ابن ماجه : ٤٠٨٦، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَمْتَلِئَ الْأَرْضُ ظُلْماً وَّعُدْوَاناً، قَالَ : ثُمَّ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ عِتْرَتِي، أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يَمْلَؤُهَا قِسْطاً وَّعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ ظُلْماً وَّعُدْوَاناً .

''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک زمین ظلم و زیادتی کے ساتھ بھر نہ جائے۔ پھر میری نسل یا میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی نکلے گا، جو زمین کو اسی طرح عدل و انصاف کے ساتھ بھر دے گا، جس طرح وہ ظلم و زیادتی کے ساتھ بھری ہوئی تھی۔''

(مسند الإمام أحمد : ٣٦/٣، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۶۸۲۳) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (المستدرک : ۵۵۷/۴) نے امام بخاری و مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

ایک روایت ہے:

يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ . ''امام مہدی سات سال حکومت کریں گے۔''

(مسند الإمام أحمد : ١٧/٣، صحيح ابن حبان : ٦٨٢٦، وسندهٗ حسنٌ)

❀ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مِنْ خُلَفَائِكُمْ خَلِيفَةٌ يَحْثُو الْمَالَ حَثْيًا، لَا يَعُدُّهٗ عَدَدًا .

''تمہارے خلفا میں سے ایک خلیفہ (مہدی) ہوگا، جو اتنا مال خرچ کرے گا کہ اسے کوئی شمار نہیں کر سکتا۔''

(صحيح مسلم : 2914)

❀ ایک صحابی رسول بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الْمَهْدِيَّ لَا يَخْرُجُ حَتّٰى تُقْتَلَ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ فَإِذَا قُتِلَتِ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ غَضِبَ عَلَيْهِمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ فَأَتَى النَّاسَ الْمَهْدِيُّ فَزَفُّوهُ كَمَا تُزَفُّ الْعَرُوسُ إِلٰى زَوْجِهَا لَيْلَةَ عُرْسِهَا وَهُوَ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا وَتُمْطِرُ السَّمَاءُ مَطَرَهَا وَتَنْعَمُ أُمَّتِي فِي وِلَايَتِهٖ نِعْمَةً لَمْ تَنْعَمْهَا قَطُّ .

''امام مہدی اسی وقت نکلے گے، جب ایک پاکیزہ جان کو قتل کر دیا جائے گا، تو جب اسے قتل کر دیا جائے گا تو زمین و آسمان والے سیخ پا ہو جائیں گے۔ لوگ امام مہدی کے پاس آئیں گے اور ان کی طرف ایسے لپکیں گے جیسے پہلی رات دلہا دلہن کی طرف لپکتا ہے۔ امام مہدی زمین کو عدل

وانصاف سے بھر دیں گے، زمین سے انگوریاں پھوٹیں گی اور آسمان سے بارشیں برسیں گی۔ آپ کی حکومت میں لوگ اس قدر فراوانی ونعمت حاصل کرلیں گے کہ پہلے کبھی حاصل نہ کی ہوگی۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 198/15، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّودَ خَرَجَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَأْتُوهَا وَلَوْ حَبْوًا، فَإِنَّ فِيهَا خَلِيفَةَ اللّٰهِ الْمَهْدِيَّ.

''جب آپ خراسان کی جانب سے سیاہ رنگ کے جھنڈے نکلتے دیکھیں، تو ان میں شامل ہو جائیں، اگرچہ گھٹنوں کے بل ہی آنا پڑے، کیونکہ اس میں اللہ کے خلیفہ امام مہدی ہوں گے۔''

(المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 502/4، وسندهٗ حسنٌ)

امام محمد بن سیرین تابعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

الْمَهْدِيُّ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَهُوَ الَّذِي يَؤُمُّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ.

''امام مہدی اس امت میں سے ہوں گے اور سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو امامت کروائیں گے۔''

((مصنف ابن أبي شيبة : 197/15، وسندهٗ صحيحٌ)

ان تمام احادیث کے خلاف رافضیوں کا کہنا ہے کہ مہدی کا نام محمد بن حسن عسکری ہے۔ وہ اس کے نام کی پکار بھی کرتے ہیں اور کہتے ہیں:

يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ، الْغَوْثَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ، أَدْرِكْنِيْ أَدْرِكْنِيْ أَدْرِكْنِيْ وَغَيْرِهٖ.

یہ لوگ اس کا نام پکارنا جائز نہیں سمجھتے بلکہ الْمَهْدِيُّ، الْقَائِمُ، الْمُنْتَظَرُ، صَاحِبُ الزَّمَانِ، صَاحِبُ الْأَمْرِ وَالْحَاجَةِ وَالْخَاتَمِ اور صَاحِبُ الدَّارِ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔اسے نقمہ بھی کہا جاتا ہے۔''

(روضة الكافي للكُلَيني، ص: ١٩٥)

ان کے نزدیک امام مہدی کا نام لینا جائز نہیں۔ان کی معتبر کتابوں میں لکھا ہے:

وَلَا يَحِلُّ ذِكْرُهٗ بِاسْمِهٖ.

''امام مہدی کا نام لے کر اس کا ذکر کرنا جائز نہیں۔''

(أصول الكافي: ١/٣٣٣، الإرشاد، ص: ٣٩٤، إكمال الدّين لابن بابوَيه، ص: ٦٠٨)

جو شیعہ مہدی کا نام لے وہ کافر ہو جاتا ہے۔کہتے ہیں:

صَاحِبُ هٰذَا الْأَمْرِ، لَا يُسَمِّيْهِ بِاسْمِهٖ إِلَّا كَافِرٌ.

''صاحب ہذا الامر کا نام کافر ہی لیتا ہے۔''

(أصول الكافي: ١/٣٣٣)

اگر کہیں مہدی کا نام لکھنا پڑے، تو شیعہ اس کا نام حروف مقطعات کے ساتھ لکھتے ہیں، مثلاً م ح م د۔(محمد)(أصول الكافي: ١/٣٢٩)

شیعہ اپنے مہدی کے بارے میں کہتے ہیں کہ ۲۵۵ھ میں اس کی ولادت ہوئی اور ۲۶۰ھ میں وہ غائب ہو گیا۔کہتے ہیں:

يَشْهَدُ الْمَوْسَمَ، فَيَرَاهُمْ، وَلَا يَرَوْنَهُ .

''مہدی حج کے لیے آتا ہے اور لوگ کو دیکھ رہا ہوتا ہے، لیکن وہ اسے نہیں۔''

(أصول الكافي : ٣٣٧/١ـ٣٣٨ـ الغيبة للنعماني، ص : ١١٦)

مشہور شیعہ الفیض کاشانی (م:١٠٩١ھ) نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بارے لکھا ہے:

لَوْ قَامَ قَائِمُنَا رَدَّ الْحُمَيْرَاءَ عَائِشَةَ حَتّٰى يَجْلِدَهَا الْحَدَّ .

''اگر ہمارا مہدئ منتظر آ گیا، تو وہ حمیراء عائشہ کو قبر سے واپس نکال کر اس پر حد قائم کرے گا۔''

(التفسير الصافي : ٣٥٩/٣، نور اليقين للمجلسي : ص ٣٤٧)

نعوذ باللہ! کتنے خبیث اور بد باطن ہیں یہ لوگ، جو نبئ طاہر و مطہر صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات پر بھی کیچڑ اچھالنے سے باز نہیں آتے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی خود اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مقدس میں بیان کر دی، لیکن یہ لوگ ان پر حد قائم کرنے کا سوچتے ہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللّٰهِ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ﴾ (النحل : ١٠٥)

''جھوٹ وہی گھڑتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے اور یہی جھوٹے ہیں۔''

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

فَلَيْسَ فِيهِمْ أَحَدٌ يَعْرِفُهُ لَا بِعَيْنِهِ، وَلَا صِفَتِهِ لٰكِنْ يَقُولُونَ

: إِنَّ هٰذَا الشَّخْصَ الَّذِي لَمْ يَرَهُ أَحَدٌ، وَلَمْ يُسْمَعْ لَهُ خَبَرٌ هُوَ إِمَامُ زَمَانِهِمْ، وَمَعْلُومٌ أَنَّ هٰذَا لَيْسَ هُوَ مَعْرِفَةً بِالْإِمَامِ.

''ان میں سے کوئی بھی اسے پہچانتا نہیں، نہ اسے کسی نے دیکھا ہے، نہ اس کی کوئی صفت کسی کو معلوم ہے، بل کہ کہتے ہیں کہ وہ ایسا شخص ہے، جسے کسی نے دیکھا نہیں، نہ اس کی کوئی خبر سنی ہے۔ وہ ان کا امامِ زمان ہے حالانکہ معلوم ہے کہ یہ امام کی پہچان نہیں ہے۔''

(منهاج السّنة النّبويّة : ١/١١٤)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ (٦٧٣-٧٤٨ھ) لکھتے ہیں:

فِي الْجُمْلَةِ جَهْلُ الرَّافِضَةِ مَا عَلَيْهِ مَزِيدٌ، اللّٰهُمَّ أَمِتْنَا عَلٰى حُبِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالَّذِي يَعْتَقِدُهُ الرَّافِضَةُ فِي هٰذَا الْمُنْتَظَرِ لَوِ اعْتَقَدَ الْمُسْلِمُ فِي عَلِيٍّ بَلْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَا جَازَ لَهُ ذٰلِكَ وَلَا أُقِرَّ عَلَيْهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيسٰى فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ، فَقُولُوا : عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ . فَإِنَّهُمْ يَعْتَقِدُوْنَ فِيهِ وَفِي آبَائِهِ أَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ يَعْلَمُ عِلْمَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ، وَمَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ،

وَلَا يَقَعُ مِنْهُ خَطَأٌ قَطُّ، وَأَنَّهُ مَعْصُوْمٌ مِنَ الْخَطَإِ وَالسَّهْوِ، نَسَأَلُ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْاِحْتِجَاجِ بِالْكِذْبِ وَرَدِّ الصِّدْقِ، كَمَا هُوَ دَأْبُ الشِّيْعَةِ.

''مجموعی طور پر رافضیوں کی جہالت کی کوئی انتہا نہیں، اے اللہ! ہمیں سیدنا محمد اور آپ کی آل کی محبت میں موت عطا فرما، روافض کا جو عقیدہ امام منتظر کے بارے میں ہے، یہ نظریہ مسلمان سیدنا علی، بل کہ نبی کریم کی ذات کے متعلق رکھیں، تب بھی جائز نہیں ہے، نہ یہ عقیدہ رکھنا جائز ہے، نبی کریم نے فرمایا: میرا مقام اس طرح مت بڑھانا، جس طرح عیسائیوں نے عیسیٰ کے مقام میں غلو کیا تھا، میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں، چنانچہ آپ یہی کہنا: اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول۔ آپ پر درود و سلام ہوں۔ رافضی امام منتظر اور ان کے آبا و اجداد کے بارے میں عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کے پاس، اول و آخر، ما کان (جو پہلے ہو چکا ہے) اور ما یکون (جو بعد میں ہونے والا ہے) کا علم ہے، اس میں وہ کبھی غلطی نہیں کرتے، وہ غلطی اور سہو سے معصوم ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے عفو و درگزر کا سوال کرتے ہیں، نیز ہم جھوٹی دلیلوں اور سچائی کے تردید سے اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرتے ہیں، جیسا کہ شیعہ کا وطیرہ ہے۔''

(تاریخ الإسلام: 398/6)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۶۶۱۔۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

وَأَمْثَالُهُمْ مِنْ أَهْلِ الْكَذِبِ فَإِنَّهُمْ يَنْقُلُونَ أَحَادِيثَ وَحِكَايَاتٍ وَيَذْكُرُونَ مَذَاهِبَ وَمَقَالَاتٍ، وَإِذَا طَالَبْتَهُمْ بِمَنْ قَالَ ذٰلِكَ وَنَقَلَهُ؟ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ عِصْمَةٌ يَرْجِعُونَ إِلَيْهَا، وَلَمْ يُسَمُّوا أَحَدًا مَعْرُوفًا بِالصِّدْقِ فِي نَقْلِهِ وَلَا بِالْعِلْمِ فِي قَوْلِهِ؛ بَلْ غَايَةُ مَا يَعْتَمِدُونَ عَلَيْهِ أَنْ يَقُولُوا: أَجْمَعَتْ الطَّائِفَةُ الْحَقَّةُ، وَهُمْ عِنْدَ أَنْفُسِهِمْ الطَّائِفَةُ الْحَقَّةُ الَّذِينَ هُمْ عِنْدَ أَنْفُسِهِمْ الْمُؤْمِنُونَ وَسَائِرُ الْأُمَّةِ سِوَاهُمْ كُفَّارٌ، وَيَقُولُونَ: إِنَّمَا كَانُوا عَلَى الْحَقِّ لِأَنَّ فِيهِمُ الْإِمَامَ الْمَعْصُومَ وَالْمَعْصُومُ عِنْدَ الرَّافِضَةِ الْإِمَامِيَّةِ الْإِثْنَا عَشْرِيَّةِ: هُوَ الَّذِي يَزْعُمُونَ أَنَّهُ دَخَلَ إِلٰى سِرْدَابِ سَامَرَا بَعْدَ مَوْتِ أَبِيهِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَسْكَرِيِّ سَنَةَ سِتِّينَ وَمِائَتَيْنِ، وَهُوَ إِلَى الْآنَ غَائِبٌ لَمْ يُعْرَفْ لَهُ خَبَرٌ وَلَا وَقَعَ لَهُ أَحَدٌ عَلٰى عَيْنٍ وَلَا أَثَرٍ، وَأَهْلُ الْعِلْمِ بِأَنْسَابِ أَهْلِ الْبَيْتِ يَقُولُونَ: إِنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ الْعَسْكَرِيَّ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَسْلٌ وَلَا عَقِبٌ، وَلَا رَيْبَ أَنَّ الْعُقَلَاءَ كُلَّهُمْ يَعُدُّونَ مِثْلَ هٰذَا الْقَوْلِ مِنْ أَسْفَهِ السَّفَهِ وَاعْتِقَادُ الْإِمَامَةِ

وَالْعِصْمَةِ فِي مِثْلِ هٰذَا مِمَّا لَا يَرْضَاهُ لِنَفْسِهِ إِلَّا مَنْ هُوَ أَسْفَهُ النَّاسِ وَأَضَلُّهُمْ وَأَجْهَلُهُمْ، وَبَسْطُ الرَّدِّ عَلَيْهِمْ لَهُ مَوْضِعٌ غَيْرُ هٰذَا، وَالْمَقْصُودُ هُنَا: بَيَانُ جِنْسِ الْمَقُولَاتِ وَالْمَنْقُولَاتِ عِنْدَ أَهْلِ الْجَهْلِ وَالضَّلَالَاتِ، فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ عِنْدَ الْجُهَّالِ الضُّلَّالِ يَزْعُمُونَ أَنَّ هٰذَا الْمُنْتَظَرَ كَانَ عُمْرُهُ عِنْدَ مَوْتِ أَبِيهِ: إِمَّا سَنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا عَلَى اخْتِلَافٍ بَيْنِهِمْ فِي ذٰلِكَ، وَقَدْ عُلِمَ بِنَصِّ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ الْمُتَوَاتِرَةِ وَإِجْمَاعِ الْأُمَّةِ: أَنَّ مِثْلَ هٰذَا يَجِبُ أَنْ يَكُونَ تَحْتَ وِلَايَةِ غَيْرِهِ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَيَكُونُ هُوَ نَفْسُهُ مَحْضُونًا مَكْفُولًا لِآخَرَ يَسْتَحِقُّ كَفَالَتَهُ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ تَحْتَ مَنْ يَسْتَحِقُّ النَّظَرَ وَالْقِيَامَ عَلَيْهِ مِنْ ذِمِّيٍّ أَوْ غَيْرِهِ، وَهُوَ قَبْلَ السَّبْعِ طِفْلٌ لَا يُؤْمَرُ بِالصَّلَاةِ، فَإِذَا بَلَغَ الْعَشْرَ وَلَمْ يُصَلِّ أُدِّبَ عَلٰى فِعْلِهَا، فَكَيْفَ يَكُونُ مِثْلُ هٰذَا إِمَامًا مَعْصُومًا يَعْلَمُ جَمِيعَ الدِّينِ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ آمَنَ بِهِ، ثُمَّ بِتَقْدِيرِ وَجُودِهِ وَإِمَامَتِهِ وَعِصْمَتِهِ إِنَّمَا يَجِبُ عَلَى الْخَلْقِ أَنْ يُطِيعُوا مَنْ يَكُونُ قَائِمًا بَيْنَهُمْ يَأْمُرُهُمْ

بِمَا أَمَرَهُمْ اللّٰهُ بِهِ وَرَسُولُهُ وَيَنْهَاهُمْ عَمَّا نَهَاهُمْ عَنْهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، فَإِذَا لَمْ يَرَوْهُ وَلَمْ يَسْمَعُوا كَلَامَهُ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ طَرِيقٌ إِلَى الْعِلْمِ بِمَا يَأْمُرُ بِهِ وَمَا يَنْهَى عَنْهُ، فَلَا يَجُوزُ تَكْلِيفُهُمْ طَاعَتَهُ إِذْ لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِشَيْءٍ سَمِعُوهُ وَعَرَفُوهُ وَطَاعَةُ مَنْ لَا يَأْمُرُ مُمْتَنِعَةٌ لِذَاتِهَا، وَإِنْ قُدِّرَ أَنَّهُ يَأْمُرُهُمْ وَلٰكِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَيْهِمْ أَمْرُهُ وَلَا يَتَمَكَّنُونَ مِنْ الْعِلْمِ بِذٰلِكَ كَانُوا عَاجِزِينَ غَيْرَ مُطِيقِينَ لِمَعْرِفَةِ مَا أُمِرُوا بِهِ وَالتَّمَكُّنُ مِنْ الْعِلْمِ شَرْطٌ فِي طَاعَةِ الْأَمْرِ وَلَا سِيَّمَا عِنْدَ الشِّيعَةِ الْمُتَأَخِّرِينَ، فَإِنَّهُمْ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ مَنْعًا لِتَكْلِيفِ مَا لَا يُطَاقُ؛ لِمُوَافَقَتِهِمْ الْمُعْتَزِلَةَ فِي الْقَدَرِ وَالصِّفَاتِ أَيْضًا، وَإِنْ قِيلَ : إِنَّ ذٰلِكَ بِسَبَبِ ذُنُوبِهِمْ، لِأَنَّهُمْ أَخَافُوهُ أَنْ يَظْهَرَ، قِيلَ : هَبْ أَنَّ أَعْدَاءَهُ أَخَافُوهُ فَأَيُّ ذَنْبٍ لِأَوْلِيَائِهِ وَمُحِبِّيهِ؟ وَأَيُّ مَنْفَعَةٍ لَهُمْ مِنَ الْإِيمَانِ بِهِ وَهُوَ لَا يُعْلِمُهُمْ شَيْئًا وَلَا يَأْمُرُهُمْ بِشَيْءٍ؟ ثُمَّ كَيْفَ جَازَ لَهُ مَعَ وُجُوبِ الدَّعْوَةِ عَلَيْهِ أَنْ يَغِيبَ هٰذِهِ الْغَيْبَةَ الَّتِي لَهَا الْآنَ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِمِائَةٍ وَخَمْسِينَ سَنَةٍ، وَمَا الَّذِي سَوَّغَ لَهُ

هٰذِهِ الْغَيْبَةَ دُونَ آبَائِهِ الَّذِينَ كَانُوا مَوْجُودِينَ قَبْلَ مَوْتِهِمْ كَعَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسٰى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَسْكَرِيِّ فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ كَانُوا مَوْجُودِينَ يَجْتَمِعُونَ بِالنَّاسِ، وَقَدْ أُخِذَ عَنْ عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنَ الْعِلْمِ مَا هُوَ مَعْرُوفٌ عِنْدَ أَهْلِهِ وَالْبَاقُونَ لَهُمْ سِيَرٌ مَعْرُوفَةٌ وَأَخْبَارٌ مَكْشُوفَةٌ، فَمَا بَالُهُ اسْتَحَلَّ هٰذَا الْاخْتِفَاءَ هٰذِهِ الْمُدَّةَ الطَّوِيلَةَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِمِائَةِ سَنَةٍ، وَهُوَ إِمَامُ الْأُمَّةِ بَلْ هُوَ عَلٰى زَعْمِهِمْ هَادِيهَا وَدَاعِيهَا وَمَعْصُومُهَا الَّذِي يَجِبُ عَلَيْهَا الْإِيمَانُ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِهِ فَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ عِنْدَهُمْ؟ فَإِنْ قَالُوا: الْخَوْفُ، قِيلَ: الْخَوْفُ عَلٰى آبَائِهِ كَانَ أَشَدَّ بِلَا نِزَاعٍ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ، وَقَدْ حُبِسَ بَعْضُهُمْ وَقُتِلَ بَعْضُهُمْ، ثُمَّ الْخَوْفُ إِنَّمَا يَكُونُ إِذَا حَارَبَ، فَأَمَّا إِذَا فَعَلَ كَمَا كَانَ يَفْعَلُ سَلَفُهُ مِنَ الْجُلُوسِ

مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَتَعْلِيمِهِمْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ خَوْفٌ .

وَبَيَانُ ضَلَالِ هٰؤُلَاءِ طَوِيلٌ، وَإِنَّمَا الْمَقْصُودُ بَيَانُهُ هُنَا : أَنَّهُمْ يَجْعَلُونَ هٰذَا أَصْلَ دِينِهِمْ، ثُمَّ يَقُولُونَ : إِذَا اخْتَلَفَتْ الطَّائِفَةُ الْحَقَّةُ عَلٰى قَوْلَيْنِ، أَحَدُهُمَا : يُعْرَفُ قَائِلُهُ وَالْآخَرُ : لَا يُعْرَفُ قَائِلُهُ كَانَ الْقَوْلُ الَّذِي لَا يُعْرَفُ قَائِلُهُ هُوَ الْحَقَّ هٰكَذَا وَجَدْتُهُ فِي كُتُبِ شُيُوخِهِمْ وَعَلَّلُوا ذٰلِكَ : بِأَنَّ الْقَوْلَ الَّذِي لَا يُعْرَفُ قَائِلُهُ يَكُونُ مِنْ قَائِلِيهِ الْإِمَامُ الْمَعْصُومُ، وَهٰذَا نِهَايَةُ الْجَهْلِ وَالضَّلَالِ، وَهٰكَذَا كُلُّ مَا يَنْقُلُونَهُ مِنْ هٰذَا الْبَابِ يَنْقُلُونَ سِيَرًا أَوْ حِكَايَاتٍ وَأَحَادِيثَ إِذَا مَا طَالَبْتهمْ بِإِسْنَادِهَا لَمْ يُحِيلُوك عَلٰى رَجُلٍ مَعْرُوفٍ بِالصِّدْقِ بَلْ حَسْبُ أَحَدِهِمْ أَنْ يَكُونَ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ آخَرَ مِثْلَهُ أَوْ قَرَأَهُ فِي كِتَابٍ لَيْسَ فِيهِ إِسْنَادٌ مَعْرُوفٌ وَإِنْ سَمَّوْا أَحَدًا كَانَ مِنَ الْمَشْهُورِينَ بِالْكَذِبِ وَالْبُهْتَانِ، لَا يُتَصَوَّرُ قَطُّ أَنْ يَنْقُلُوا شَيْئًا مِمَّا لَا يُعْرَفُ عِنْدَ عُلَمَاءِ السُّنَّةِ إِلَّا وَهُوَ عَنْ مَجْهُولٍ لَا يُعْرَفُ أَوْ عَنْ مَعْرُوفٍ بِالْكَذِبِ .

''یہ رافضی انتہائی کذب بیانی سے کام لیتے ہیں، وہ لوگ ایسی احادیث و

مقالات اور ایسے مذاہب وحکایات نقل کرتے ہیں اگر ان سے مطالبہ کیا جائے کہ کس نے اس کو ذکر یا نقل کیا ہے، تو ان کے پاس بچاؤ کا کوئی راستہ نہیں، جس کی طرف رجوع کریں، نہ ہی وہ کسی نقل کرنے میں معروف وصدوق عالم کا نام لے سکیں گے، بلکہ زیادہ سے زیادہ جس پر وہ اعتماد کرتے ہیں وہ یہ کہہ دیں گے کہ اس پر جماعت ''حقہ'' کا اجماع ہے، حالانکہ وہ جماعت حقہ کے مخالف ہیں، ان کے نزدیک جو جماعت حقہ ہے، اس کے علاوہ وہ تمام اُمت کو کافر کہتے ہیں۔

وہ کہتے ہیں ان کی جماعت اس لئے حق پر ہے کیونکہ ان میں امام معصوم ہے، رافضی امامیہ اثنا عشرہ کے نزدیک امام معصوم وہ ہے جو ان کے خیال میں اپنے باپ کی وفات کے بعد ۲۶۰ھ میں رات کی تاریکی میں سرنگ میں داخل ہو گیا تھا، وہ آج تک غائب ہے، اس کے حالات کسی کو معلوم نہیں، کسی آنکھ نے اسے دیکھا نہ اس کے پاؤں کے نشانات۔

اہل بیت کے انساب کے ماہرین علما فرماتے ہیں کہ حسن بن علی عسکری کی نسل میں سے پیچھے کوئی نہ ہے (ان کی نسل آگے نہیں چلی) اس بات میں ذرہ بھر بھی شک وشبہ نہیں کہ تمام اہل عقل وخرد اس طرح کے قول اور امامت ومعصومیت کے دعویٰ کو انتہائی احمقانہ اور بے وقوفانہ قرار دیتے ہیں، یہ ایک ایسا دعویٰ اور قول ہے جسے بے وقوف ترین، جاہل مطلق اور پرَلے درجہ کے گمراہ شخص کے علاوہ کوئی انسان اپنی ذات کے لیے بھی پسند نہیں کرتا۔ ہمارا مقصد یہاں صرف جہلا اور گمراہ لوگوں کے مقولات و

منقولات کی جنس بیان کرنا ہے، یہ رافضی، جاہل اور گمراہ کہتے ہیں کہ امام منتظر مختلف اقوال کی روشنی میں اپنے باپ حسن بن علی عسکری کی وفات کے وقت دو یا تین یا پانچ سال کی عمر میں تھا، قرآن مجید، اُحادیث متواتر اور اجماع امت کے دلائل کی روشنی میں طے شدہ بات ہے کہ اس قدر چھوٹے بچے کی ذاتی پرورش اور مال کی حفاظت کیلئے کسی دوسرے شخص کی ولایت ونگرانی کی ضرورت ہوتی ہے، وہ بچہ بذات خود کسی دوسرے کے تحت حضانت وکفالت کا مستحق ہے، اس کی ذات اور مال کی کڑی نگرانی اور نگاہ رکھنے والا ہونا ضروری ہے، سات سال تک تو بچے کو نماز کا حکم بھی نہیں دیا جاتا، جب وہ دس سال کا ہو جائے اور نماز نہ پڑھے، تو اس کو اس عمل کے کرنے کیلئے تادیباً سزا دی جائے، اس قدر چھوٹا بچہ کیسے امام معصوم بن سکتا ہے؟، نیز تمام دینی معلومات حاصل کر سکتا ہے اور اس پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص جنت میں نہیں جا سکتا ہے؟

پھر اس امام منتظر کا وجود، اس کی امامت اور معصومیت کو تسلیم کرنے کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر واجب ہے کہ وہ ایسے شخص کی اطاعت کریں جو ان کے اندر موجود ہو، وہ ان کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات پر عمل کرنے کا حکم دے، اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے منع کردہ اُمور سے منع کرے، جب لوگوں نے اس کو دیکھا ہی نہیں، اس کی کلام سنی ہی نہیں اور لوگوں کے پاس اس کے حکم کردہ احکامات اور منع کردہ امور معلوم کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے تو ایسی صورت میں لوگوں کو اس کی

اطاعت کا مکلّف ٹھہرانا جائز نہیں ہے، جب اس نے ان کو کسی چیز کا حکم نہیں دیا، جو انہوں نے سنا ہو اور معلوم کیا ہوا، جو شخص حکم نہیں دیتا، اس کی اطاعت عقلی و ذاتی طور پر ممتنع ہے، اگر تسلیم کر لیا جائے کہ اس نے حکم دیا ہے، لیکن لوگوں تک اس کا حکم پہنچا نہیں، نہ ہی لوگ اس کے حکم کا علم حاصل کرنے کی طاقت رکھتے ہیں تو وہ لوگ عاجز ہیں، اس کے حکم کی اطاعت کیلئے اس حکم کے علم پر قدرت رکھنا شرط ہے، کیونکہ وہ ''تکلیف مالا یطاق'' کے منع ہونے کے مؤقف میں سخت ہیں کیونکہ وہ تقدیر اور صفات باری تعالیٰ میں معتزلہ کے ہم مذہب ہیں۔

اگر یوں کہا جائے کہ وہ امام منتظر ان لوگوں کی وجہ سے ظاہر نہیں ہوتا کیونکہ انہوں نے امام منتظر کو ظاہر ہونے سے ڈرا رکھا ہے تو ان کو یہ جواب دیا جائے گا: تم اپنا یہ مؤقف ثابت کرو کہ امام منتظر کے دشمنوں نے تو اس کو نمودار ہونے سے ڈرایا ہے مگر اس کے مریدوں اور محبت کرنے والے لوگوں کا کیا گناہ ہے، ان کو اس پر ایمان لانے کا کیا فائدہ! وہ ان کو کوئی چیز بھی نہیں سکھاتا اور کسی چیز کا حکم بھی نہیں دیتا، جبکہ اس پر اللہ تعالیٰ کے دین کی دعوت دینا واجب ہے تو اس کیلئے تقریباً چار صد پچاس سال کا لمبا عرصہ غائب رہنا کیسے جائز ہے، کونسی چیز نے اسے اس قدر غائب رہنے کا جواز فراہم کر رکھا ہے، جبکہ اس کے آباؤ اجداد سیدنا علی بن ابی طالب، سیدنا حسن، سیدنا حسین رضی اللہ عنہم، علی بن حسین، محمد بن علی، جعفر بن محمد، موسیٰ بن جعفر، علی بن موسیٰ، محمد بن علی، علی بن محمد اور حسن بن علی عسکری رحمۃ اللہ علیہم اپنی

وفات سے پہلے عوام الناس میں موجود رہے۔

درج بالا سطور میں ذکر کردہ ائمہ کرام لوگوں میں موجود رہے، لوگوں کے اجتماعات میں شرکت کی، لوگوں نے سیّدنا علی، سیّدنا حسن، سیّدنا حسین رضی اللہ عنہم، علی بن حسین، محمد بن علی، جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہم سے اکتساب علم کیا جو کہ علما کے نزدیک مشہور ہے، باقی لوگوں کی معروف سیرتیں اور واضح حالات ہیں تو امام منتظر کی آخر کیا مجبوری ہے کہ اس نے چار سو سال سے زائد کا طویل عرصہ اپنے لئے جائز قرار دیا حالانکہ وہ اُمت کے امام ہیں، بلکہ شیعہ حضرات کے خیال میں وہ ان کا رہنما، داعی الی اللہ اور معصوم امام ہے، جس پر ایمان لانا واجب ہے اور جو شخص اس پر ایمان نہیں رکھتا وہ مومن نہیں ہے، اگر وہ کہیں کہ بوجہ خوف امام منتظر ظاہر نہیں ہوتا، تو ان کو جواب دیا جائے گا: علمائے اُمت کے درمیان بلا اختلاف یہ مؤقف واضح ہے کہ امام منتظر کے آباؤ اجداد پر دشمنوں کا خوف شدید ترین تھا، بعض کو جیل بھیجا گیا اور بعض کو شہید کر دیا گیا، حالانکہ خوف تو اس وقت ہوتا جب کسی سے لڑائی ہو لیکن اگر وہ اپنے سلف صالحین کے نقش قدم پر چلے، لوگوں کے ساتھ مجلس کرے اور لوگوں کو علم سے نوازے تو اس وقت کسی قسم کا خوف لاحق نہیں ہوگا۔

ان کی گمراہیوں کا سلسلہ طویل ہے، یہاں صرف یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ وہ لوگ ان گمراہیوں کو حقیقت تصور کرتے ہوئے کہتے ہیں: جب جماعت حقہ میں دو اقوال پر اختلاف ہو جائے، ایک قول کا قائل معلوم ہو

اور دوسرے قول کا قائل معلوم نہ ہوتو وہ قول حق پر ہوگا جس کا قائل معلوم نہیں، میں نے ان کے شیوخ کی کتب میں ایسے ہی پایا ہے، اس کی علت یہ بیان کرتے ہیں کہ وہ قول جس کا قائل معلوم نہیں، اس کے قائلین میں امام معصوم ہے، یہ موقف انتہائی جہالت اور گمراہی پر مبنی ہے۔

اس باب میں جتنی وہ حکایات وروایات نقل کرتے ہیں وہ تمام اسی طرح (من گھڑت) ہیں، وہ احادیث، حکایات اور سیرتیں نقل کرتے ہیں، جب آپ ان سے ان کی اسناد کا مطالبہ کریں گے تو کسی معروف بالصدق کی نشاندہی نہیں کریں گے، بلکہ ان میں سے کسی ایک کے متعلق خیال کرنا پڑے گا کہ اس نے اپنے جیسے کسی سے سنا ہے یا کسی ایسی کتاب میں پڑھا ہے جس میں اس کی صحیح سند نہیں ہے، اگر انہوں نے کسی سے سنا بھی ہے، تو وہ مشہور جھوٹوں اور بہتان طرازوں میں سے ہوگا، ان سے کبھی بھی تصور نہ کیا جائے کہ وہ اہل سنت کے کسی معروف آدمی سے نقل کریں گے، بلکہ وہ مجہول اور مشہور جھوٹے آدمی سے نقل کرنے کے عادی ہیں۔''

(مجموع الفتاوٰی: 27/451-455)

تنبیہ:

بعض روایات سے یہ وہم ہوتا ہے کہ شاید سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی رحمہ اللہ ایک ہی شخصیت کا نام ہے اور اسی وہم کو بنیاد بنا کر بعض لوگ نبوت کے ایک جھوٹے دعویدار کو سچا قرار دینے کی کوشش میں غلطاں رہتے ہیں۔ حالانکہ اگر ایسا ثابت ہو جاتا،

تب بھی کسی جھوٹے کا دعوی ثابت نہیں ہوسکتا تھا، چہ جائیکہ ایسی صورت میں اس کا دعوی ثابت کرنے کی کوشش کی جائے کہ خود یہ تصور ہی پایہ ثبوت کو نہ پہنچ سکتا ہو، اس موضوع کی تمام روایات ضعیف، موضوع اور من گھڑت ہیں، ملاحظہ کیجئے؛

① سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلٰى مِلَّتِهٖ مَاتَ، إِمَامًا مَّهْدِيًّا، وَّحَكَمًا عَدْلًا، فَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ.

''سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کے لیے نازل ہوں گے اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت پر نازل ہوں گے، امام، مہدی اور عادل حاکم بن کر نازل ہوں گے، نیز دجال کو قتل کریں گے۔''

(المعجم الأوسط للطّبراني : 4580)

اس کی سند ''ضعیف'' ہے، یونس بن عبید عبدی اور حسن بصری دونوں مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

② سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ.

''مہدی سوائے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے کوئی نہیں۔''

(سنن ابن ماجه: 4039، المستدرك على الصّحيحين للحاكم: 8363)

سند ضعیف ہے؛

① محمد بن خالد جندی مجہول ہے۔

(تقريب التهذيب لابن حجر: 5849)

الطیوریات لابی الطاہر السّلفی (291)، تہذیب الکمال للمزی (149/25) میں ہے کہ امام یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' کہا ہے، یہ قول ثابت نہیں، اس کے راوی احمد بن محمد بن مومل ابوبکر صوری کی توثیق نہیں مل سکی۔

② حسن بصری رحمہ اللہ مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

اسی طرح ائمہ حدیث وسنت نے اس روایت کو قبول نہیں کیا، علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ اسے ذکر کرنے کے بعد امام نسائی رحمہ اللہ کا قول لائے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مُّنْكَرٌ. ''یہ حدیث منکر ہے۔''

(العِلَل المتناهية: 862/2)

حافظ بیہقی (بیان الخطأ: 299) اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ (میزان الاعتدال: 535/3) نے اسے ''منکر'' قرار دیا ہے، علامہ صنعانی رحمہ اللہ نے ''موضوع'' (من گھڑت) کہا ہے۔

(الفوائد المجموعة للشّوكاني، ص 510)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اسے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(منهاج السّنّة النّبوية: 167/2، 168)

ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں:

ضَعِيفٌ بِاتِّفَاقِ الْمُحَدِّثِينَ .

''یہ حدیث باتفاق محدثین ضعیف ہے۔''

(مرقاة المفاتيح : 3448/8)

علامہ قرطبی رحمہ اللہ (671ھ) لکھتے ہیں:

قِيلَ : الْمَهْدِيُّ هُوَ عِيسٰى فَقَطْ وَهُوَ غَيْرُ صَحِيحٍ لِأَنَّ الْأَخْبَارَ الصِّحَاحَ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَلٰى أَنَّ الْمَهْدِيَّ مِنْ عِتْرَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَا يَجُوزُ حَمْلُهُ عَلٰى عِيسٰى، وَالْحَدِيثُ الَّذِي وَرَدَ فِي أَنَّهُ (لَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسٰى) غَيْرُ صَحِيحٍ .

''یہ جو کہا جاتا ہے کہ مہدی صرف سیدنا عیسی علیہ السلام ہیں، تو یہ بات درست نہیں، کیونکہ صحیح احادیث تواتر کے ساتھ دلالت کرتی ہیں کہ مہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عترت سے ہوں گے، ان کو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر محمول کرنا جائز نہیں اور جس حدیث میں آیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے سوا کوئی مہدی نہیں۔ تو وہ ثابت نہیں ہے۔''(تفسير القرطبي : 122/8)